مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور کھانسی کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جلد ۳۵ | ۴ ماہ صلح ۱۳۲۶ھ ش | ۱۰ صفر ۱۳۶۶ھ | ۴ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۳

جلسہ سالانہ میں سامعین کی تعداد
اور اخبار آزاد کی غلط بیانی

جب احراریوں نے اور ان کے پیچھے سے تار ہلانے والوں نے یہ دیکھا کہ اب سامعین کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا "سمندر" بالکل خشک ہو گیا ہے۔ اور دیوانہ بکار خویش ہوشیار قسم کے لیڈروں کی بے ہنگام اور دور از کار خطابت اب ان پڑھ اور بے سمجھ مسلمانوں کو بھی متاثر کرنے کے ناقابل ہو گئی ہے۔ اور ان کی بودی لفاظیوں کے بلبلے ہوا سے چھوتے ہی ٹوٹ پھوٹ کر رہ جاتے ہیں۔ تو سب معتبروں نے مل ملا کر باہم مشورہ کر کے بہ نیت تشتت و افتراق بین المسلمین روزنامہ آزاد کی بنا رکھی۔

اس موقر معاصر نے اپنے یوم ولادت سے لے کر اب تک اپنے فرض کو پوری طرح نباہا ہے۔ اور جو کام اس کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس میں سرمو فرق نہیں آنے دیا۔ اس کے کارہائے نمایاں کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اپنی ہمت اور توفیق سے بڑھ کر اس نے مسلمانوں کو جو ایک محاذ پر جمع ہونے لگے ہیں تتر بتر کرنے کی کوشش کی۔ مگر بمصداق "جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے" اسے اپنے منصوبوں میں ناکامی پر ناکامی اٹھائی اور پے در پے منہ کی کھانی پڑی۔ کبھی آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا ہنگامہ بپا کرنا چاہا تو کبھی احرار کانفرنس کا انعقاد کر کے اس کی روئداد بڑے طمطراق کے ساتھ اپنے صفحوں میں شائع کیں۔ مگر کسی نے کان نہ دھرا۔ تو اب نہایت اوچھے ہتھیاروں پر اتر آیا ہے۔ اور اپنے دماغ میں احمدیت کے خلاف غلط فہمیاں پھیلانے کا خبط پکانے لگا ہے۔ اور آئے دن نئی نئی افترا کی ایجاد و اختراع میں مصروف ہے۔

چنانچہ اس نے اپنی اشاعت یکم جنوری ۱۹۴۷ء کے حرف و حکایات کے کالم میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے متعلق بھی خامہ فرسائی کی ہے۔ ہم ساری عبارت کو جو احراری گندگی سے لت پت ہے یہاں نقل کر کے ناظرین کا وقت نہیں ضائع کرنا چاہتے۔ ہم اس نوٹ میں صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ کس طرح صداقت کا خون کر کے دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے اور صریح غلط بیانی اور کذب بیانی سے کام لے کر لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لکھا ہے۔

"بعض دفعہ پانچ سات ہزار آدمی جمع ہو جاتے ہیں"

جس نامہ نگار نے آزاد کو یہ پُر از معلومات خبر دی ہے۔ یا تو اس نے مدیر صاحب کو بالکل بے سمجھ سمجھا ہے۔ اور یا پھر وہ جلسہ کے ایام میں قادیان میں تھا ہی نہیں۔ اگر مدیر صاحب ذرا خود سوچتے۔ تو وہ کبھی ایسی بات نہ کہتے۔ کیونکہ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ احمدیت کا یہ سالانہ اجتماع تمام مذہبی دنیا میں اپنی عظمت و شوکت کے لحاظ سے خاص شہرت رکھتا ہے۔ اور اس میں نہ صرف احمدیوں کی ہی ایک بڑی کثرت شامل ہوتی ہے بلکہ بہت سے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی حصہ لیتے ہیں۔ احمدیوں کو تو خیر جانے دیجئے آپ کو اتنا تو خیال کرنا چاہیئے تھا کہ غیر احمدی اور غیر مسلم جب یہ اعداد و شمار پڑھیں گے تو کیا کہیں گے۔ کیا ایسی غلطی آپ کی صریح ناعاقبت اندیشی پر دلالت نہیں کرتی۔ مگر وہ احراری ہی کیا جو بات سوچ کر مونہہ سے نکالے۔ مدیر صاحب کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ صرف قادیان کی احمدی آبادی تقریباً ۱۲ ہزار ہے۔ اگر بفرض محال باہر سے ایک آدمی بھی نہ آئے۔ تو پانچ سات ہزار نفوس تو صرف قادیان سے ہی جلسہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ باہر سے آنے والوں کی تعداد معلوم کرنا چاہیں۔ تو امرتسر سے لے کر قادیان تک کے سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کریں۔ اور ریلوے والوں سے دریافت کریں۔ کہ جو ٹکٹ قادیان کے لئے فروخت ہوئے ان کی کتنی تعداد تھی۔ یہاں قادیان میں ان کی تعداد چونتیس ہزار شمار کی گئی ہے اس تعداد میں اگر اہالیان قادیان بھی شامل کئے جائیں۔ تو بچوں کو نکال کر جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد کسی طرح چالیس ہزار سے کم نہیں سمجھی جا سکتی۔ ۱۹۴۵ء میں سامعین کی کل تعداد تقریباً چونتیس ہزار تھی۔ گویا اس سال تقریباً چھ ہزار سامعین زیادہ تھے۔ اگر ان میں ایک ہزار اہل قادیان کی زیادتی بھی مانی جائے تو پھر بھی باہر سے آنے والے مہمانوں کی تعداد پانچ ہزار بنتی ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خدا کے فضل سے احمدیت جادۂ ترقی پر گامزن ہے۔ اگر آپ پچھلے سالوں کے اعداد و شمار کو دیکھیں۔ تو آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ ہر سال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے لوگوں کی تعداد بتدریج روبہ ترقی رہی ہے اس سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ لوگ زیادہ سے زیادہ احمدیت کی جانب متوجہ ہو رہے ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں کہ تمام دنیا کی سعید روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہو جائیں گی۔ اور دنیا پھر ایک بار حقیقی اسلام کی شان و شوکت کا نظارہ دیکھے گی۔

معاصر آزاد کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ ایسے جھوٹے پروپیگنڈا سے اب انکو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور ایسی اوچھی باتوں سے وہ اپنی گرتی ہوئی عمارت کو دوبارہ کھڑا نہیں کر سکتے۔ اب احراریوں کی باتوں پر کسی کو یقین نہیں رہا۔ مسلمان اب کافی بیدار ہو چکا ہے۔ اور ایسی باد ہوائی گپیں اب کسی کو دو غلا نہیں سکتیں۔ اور اب تو

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی

مجلس علم و عرفان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے

۳۰ر ماہ فتح بعد نماز مغرب

فرمایا:- ایک بات کل میرے ذہن میں تبلیغ کے متعلق آئی تھی۔ میں نے سوچا کہ ہر شخص کی عمر کا ایک ایسا حصہ ہوتا ہے۔ جس میں وہ دنیاوی کام کرتا ہے۔ اور وہ جوانی کا ہے۔ ایک زمیندار یا ایک تاجر جوانی کی حالت میں تو خود کام کرتا ہے۔ لیکن جب بوڑھا ہو جاتا ہے۔ تو اس کام کو وہ اپنی اولاد کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور خود نگرانی کرتا ہے۔ ہر عمر کے لئے کوئی نہ کوئی کام مخصوص ہوتا ہے۔ اور بڑھاپے میں کوئی سخت کام تو نہیں ہو سکتا۔ صرف نگرانی وغیرہ کا کام خوش اسلوبی سے ہو سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت مقصود ہو۔ اور ساری عمر دنیاوی کاموں میں مشغول رہنے کے بعد عاقبت کے سنوارنے کا خیال ہو۔ تو تبلیغ کا کام نجات اور کامیابی کا بہترین ذریعہ ہے۔ جسے آخری عمر میں نہایت آسانی سے سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ عام طور پر لوگ اس حصہ کو یونہی ضائع کر دیتے ہیں۔ غفلت اور لاپرواہی میں پڑ کر اس عظیم الشان سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ اگر ہمارے زمیندار یا ہمارے تاجر یا پنشنر جو اس وقت اپنے گھروں میں فارغ بیٹھے ہیں۔ دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تو احمدیت کی ترقی کے دن بہت قریب آ سکتے ہیں۔

تبلیغ کوئی مشکل کام نہیں۔ جسے بوڑھے نہ کر سکیں۔ صرف زبان ہی ہلانی پڑتی ہے۔ اور اس میں کوئی زور نہیں لگتا۔ پھر انہیں زیادہ دور جانے اور سفروں کی صعوبت جھیلنے کی بھی ضرورت نہیں۔ اگر اپنے علاقہ میں اور رشتہ داروں میں ہی تبلیغ کریں۔ تو بہت مفید نتائج نکل سکتے ہیں۔

وہ چونکہ خود گھروں میں کوئی کام نہیں کر رہے ہوتے۔ اور خاندان کے اخراجات کا بوجھ ان پر نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کی اولادوں پر ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے گھروں سے نکل جانے سے خاندان کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ نیز سلسلہ ان کے اخراجات طعام و سفر کے لئے معمولی رقم مہیا کرتا رہے گا۔ تا ان پر بار نہ پڑے۔ اور اس معمولی خرچ سے سلسلہ پر بھی کوئی بوجھ نہ پڑے گا۔

اگر اس قسم کے ایک سو آدمی تبلیغ کیلئے نکل آئیں۔ تو سال بھر میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک سو نئی جماعتیں قائم ہو جائیں گی۔ اور اس طرح چند ہی سالوں میں شاندار انقلاب پیدا ہو جائے گا۔

ابتدائی ٹریننگ کے لئے پندرہ بیس روز کسی عالم کے پاس بیٹھ کر کچھ مسائل سیکھ لینا ان کے لئے کافی ہوگا۔ پھر وہ ارد گرد کے علاقہ میں نکل جائیں۔ جب تک وہ تبلیغ پر رہیں گے انہیں ثواب ملتا رہیگا اور جب وہ واپس آئینگے۔ تو بڑا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ وہ مسائل سے خوب واقف ہونگے۔ اور اپنی اولاد کی تربیت بہتر طور پر کر سکیں گے۔ اور چونکہ انہیں تبلیغ کی عادت پڑ چکی ہوگی۔ اس لئے اپنے شہر اور محلہ میں بھی ہر وقت تبلیغ میں مصروف رہیں گے۔ پھر ان کے ذریعہ سے جو لوگ احمدی ہوں گے۔ ان کے سارے نیک اعمال کا ثواب ان کو ملتا رہے گا۔ اور آگے ان احمدیوں کے ذریعے جو احمدی ہونگے۔ ان کا ثواب بھی ان کو ملے گا۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا جائے گا۔

پس یہ طریق احمدیت کے لئے بھی بہت مفید ہوگا۔ اور ان لوگوں کے لئے بھی جو اپنے آپ کو پیش کریں گے۔ سلسلہ کو تھوڑے سے اخراجات پر بہت سے مبلغ مل جائیں گے اور انہیں مفت میں ثواب کمانے کا موقعہ مل جائے گا۔ اور اس طرح ان کی عاقبت سنور جائے گی۔ اور ان کا انجام بہتر ہوگا خدا تعالےٰ کا قانون ہے کہ جیسے انجام ہوتا ہے۔ اس کے مطابق معاملہ کرتا ہے۔ اس لئے ان لوگوں کا انجام بہتر ہوگا۔ تو اللہ تعالےٰ بھی بہتر معاملہ کرے گا۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا پہلے بھی یہ تحریک کی تھی کہ جماعت کے دوست ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ مگر افسوس ہے کہ یہ تحریک کامیاب نہیں ہوئی۔ قادیان والوں نے کسی حد تک اس پر عمل کیا ہے۔ مگر وہ بھی ضرورت کے مطابق نہیں ہے۔ ممکن ہے یہ تحریک بھی ابتدا میں کامیاب نہ ہو۔ اور بہت کم لوگ اپنے آپ کو پیش کریں۔ مگر جوں جوں احباب پر اس کی اہمیت واضح ہوتی جائے گی۔ اور اسکی قدر و قیمت معلوم ہوگی۔ وہ اس میں شامل ہوتے جائیں گے سارے کام یکدم نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ ضرور کچھ وقت لگتا ہے۔ بے شک لوگ شروع شروع میں اسے عجیب سمجھیں گے۔ اور اس سے مانوس نہ ہونگے۔ مگر بہت جلد کامیابی کی راہ نکل آئے گی۔ اور ہر جگہ مبلغ ہی مبلغ ہو جائیں گے۔ اور انہیں مرکز سے مبلغین بلانے کی کبھی نوبت ہی نہ آئیگی۔

تبلیغ کے لئے بہت علم کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہر آدمی اپنے اپنے رنگ میں سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ بسا اوقات ایک جاہل اس عمدگی سے مسائل سمجھا لیتا ہے کہ ایک عالم ششدر رہ جاتا ہے۔ یہ لوگوں کی غلطی ہوتی ہے کہ وہ سمجھ لیتے ہیں کہ وہ کچھ جانتے نہیں۔ اصل چیز تو ہدایت ہوتی ہے۔ اسکے لئے زیادہ دلائل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ بہت معمولی سی بات سے بھی حاصل ہو جاتی ہے اور بہت حد تک ذاتی شرافت پر منحصر ہے۔ ایک شریف اور سلیم الطبع آدمی کے لئے زیادہ دلائل کی ضرورت نہیں ہوتی وہ ایک معمولی سی بات سے بھی سبق حاصل کر کے حق کو قبول کر لیتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ ہمیں تبلیغ کرنی نہیں آتی۔ یا ہمیں علم نہیں صحیح نہیں ہے۔

اصل علم خدائی ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ خود راہنمائی کرتا رہتا ہے۔ اگر ایک گونگا شخص بھی اپنے کسی رشتہ دار کے گھر جا بیٹھے۔ اور باقاعدہ نماز روزہ اور دیگر ارکان کا التزام کرے۔ تو یہ بھی اس کی تبلیغ ہوگی اور گھر والے اثر قبول کئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ اس عملی تبلیغ کی وجہ سے ان پر بہت رعب پڑ جائے گا۔ اور وہ اس بات کے اقرار پر مجبور ہو جائیں گے کہ ضرور کوئی ایسی چیز ہے۔ جس نے اس میں نمایاں تغیر پیدا کر دیا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے اور دنیوی دولت اور دینی دولت میں تمیز نہیں کرتے۔ حالانکہ دنیوی دولت جتنی خرچ ہوگی۔ اتنی گھٹتی جائے گی۔ مگر دینی دولت خرچ کرنے سے گھٹ نہیں سکتی۔ بلکہ بڑھتی ہی جائے گی۔ حتیٰ کہ ایک مومن جو کسی کو اسلام میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سارے اعمال کا ثواب اسے ملتا ہے۔

یکم ماہ صلح بعد نماز مغرب

فرمایا:-

پچھلے دنوں بہت سے احباب بہار سے یہاں آئے تھے۔ جن میں سے بہت سے اب واپس جا رہے ہونگے۔ آج میں انہیں مخاطب کر کے کچھ نصائح کرنا چاہتا ہوں پہلی چیز یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ اکثر فسادات جو وقتاً فوقتاً ہندوستان میں رونما ہوتے رہے ہیں۔ وہ ہمیشہ ہی بہار پہنچکر شدت اختیار کرتے رہے ہیں۔ آج سے تقریباً ۲۵ سال قبل ہندوستان میں جو فساد کھڑا ہوا تھا اس میں سب سے زیادہ نقصان بہار کے مسلمانوں کا ہوا تھا۔ کانگرس کی ۱۹۴۲ء کی تحریک کی زد بھی سب سے زیادہ بہار پر پڑی تھی۔ اور موجودہ فرقہ وارانہ فسادات میں بھی بہار ہی پر آفت نازل ہوئی ہے۔ آپکو سوچنا چاہیئے کہ اسکی کیا وجہ ہے۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ بہار کے لوگ بہت بہادر اور لڑاکے ہیں۔ کیونکہ فوج میں ان کا عنصر بہت کم ہے۔ ہاں اسکی وجہ یہ ہو سکتی ہے۔ کہ وہاں کے ہندوؤں میں تعصب بہت زیادہ ہے۔ اور تعصب کی وجہ سے ان میں مسلمانوں کے خلاف بہت جوش اور کینہ پایا جاتا ہے جو ہر فساد کے موقعہ پر مسلمانوں کو تباہ کر دینے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے دوسرے اس کا اصل سبب یہ ہے کہ بہار کے

ہندو اسلام کی تعلیم سے ناآشنا ہیں۔ اور وہ اسے زہر سمجھ کر اس سے دور بھاگتا اور اسے کچل دینا چاہتے ہیں حالانکہ یو۔ پی میں بھی مسلمانوں کی تعداد بہار کے برابر ہی ہے۔ اور ہندوؤں کی نسبت بہت کم۔ مگر وہاں زیادہ فسادات نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ وہاں کے ہندوؤں کا تہذیب اور تمدن بہت حد تک مسلمانوں سے ملتا جلتا ہے۔ اور ان کی زبان ایک ہے۔ اور اس وجہ سے ان کے میل جول میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ ان حالات میں فسادات کی ذمہ داری مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے اسلام کی صحیح تعلیم کو ان میں نہیں پھیلایا۔ اور میل جول پیدا کر کے کیوں انہیں اسلام کے قریب نہیں کیا۔ بہار کے ہندوؤں کی اسلام کے قریب نہ آنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ان میں زبان کا اختلاف ہے۔ وہ زیادہ تر ہندی بولتے ہیں۔ اگر اردو کا ان میں رواج ڈالا جاتا۔ تو سارے ملک کی زبان ایک ہو جاتی۔ اور لازماً مسلمانوں سے ان کا میل جول بڑھتا۔ اور ایک ہی تمدن کی طرح پڑتی اور وہ اسلام کے بہت قریب آجاتے۔ یا کم از کم اسلام کے خلاف ان کی غلط فہمیاں دور ہو جاتیں۔

اردو زبان بہت آسان ہے۔ اور اجنبی اسے بہت جلد سیکھ جاتے ہیں۔ مگر بہار کے مسلمانوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اسی وجہ سے اسلام کی تعلیم سے انہیں واقفیت نہیں ہوئی۔ اگر وہ انہیں بتاتے۔ کہ اسلام تمہارے اوتاروں کو خدا کا فرستادہ تسلیم کرتا ہے۔ اور مسلمانوں کو ان پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے۔ تو ہندو اور مسلم منافرت مٹ جاتی۔ اور ایک دوسرے کے بہت قریب ہو جاتے۔ جہاد کی غلط عام تعلیم کی تردید کر کے انہیں بتاتے کہ جہاد تو دفاعی جنگوں کا نام ہے۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے قتل عام کا نام جہاد نہیں۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ وہ اسلام سے نفرت رکھتے۔ اور ایسے فسادات جو مذہبی سازش کے نتیجہ میں ہوتے ہیں۔ یک قلم موقوف ہو جاتے۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ ہندوؤں میں تبلیغ کر کے انہیں مسلمان بنایا جائے۔ یہ خیال کر لینا کہ وہ مسلمان نہیں بنتے۔ صحیح نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم اتنی سادہ اور دلکش ہے۔ کہ وہ اثر کئے بغیر نہیں رہتی بہار کے ہندوؤں میں جو تعصب پایا جاتا ہے۔ یہ ان کی اعلیٰ قومیت پر دال ہے۔ کیونکہ ہندو جتنے اعلیٰ ہوں گے۔ اتنا ہی وہ نیچ اقوام سے دور رہنے کی کوشش کریں گے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ بہار میں اچھوت پر شدید مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔ اور انکو سخت مصائب کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ جن سے وہ تنگ آکر نجات کے متمنی ہیں۔ اس حالت میں اگر ان کے سامنے اسلام پیش کیا جائے اور ان میں تبلیغ کی جائے۔ تو بہت جلد وہ اسکی پناہ میں آسکتے ہیں۔ اور بہت جلد ہی بہار میں عظیم الشان تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے بڑی تگ و دو اور ہمت کی ضرورت ہے۔ پہلے مسلمانوں کو بیدار کیا جائے۔ اور اس جنگ کے لئے انہیں آمادہ کیا جائے اور ایسے طریق اختیار کئے جائیں۔ جن سے فوری طور پر ملک میں بیداری کی لہر دوڑ جائے۔ مثلاً سب سے بہتر طریق تو یہ ہو سکتا ہے کہ اب جب تم گھروں کو جاؤ۔ تو تم میں سے ہر شخص زیر اثر اصحاب کو سات خطوط لکھے۔ جن میں انہیں اپنی پستی کی طرف توجہ دلائے۔ اور ان کے احساسات سے اپیل کرے۔ کہ دیکھو اگر ان مصائب کے بعد بھی تم بیدار نہ ہوئے۔ تو تم بالکل فنا ہو جاؤ گے۔ تمہاری نجات اب اسی میں ہے۔ کہ تم اسلام کی تعلیم پر عمل کرو۔ اور ان خطوط میں ان سے درخواست کی جائے۔ کہ اگر تم میں مسلمانوں کی ہمدردی اور اسلام سے محبت ہے۔ تو ایسے سات خطوط اپنے دوستوں کو لکھ دو۔ اور ان سے بھی یہی مطالبہ کرو۔ کہ وہ اپنے سات دوستوں کو خط لکھیں۔ اور پھر وہ ان سے مطالبہ کریں۔ حتیٰ کہ یہ سلسلہ چلتا چلا جائے۔ اس طرح تم دیکھو گے۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اور بہت معمولی سے اخراجات سے سات کارڈ لکھنے سے ایک شخص کے صرف ساڑھے تین آنے خرچ ہونگے) تم سارے ملک میں بیداری کی لہر دوڑا سکتے ہو۔ اور خوابیدہ مسلمانوں کو بہت جلد بیدار کر سکتے ہو۔

اگر دوسرے مسلمان اس پر عمل نہ کریں۔ صرف احمدی ہی کریں۔ تب بھی یہ سکیم بہت کارگر ہو سکتی ہے۔ اور مسلمانوں کی تنظیم اور بیداری میں بہت ممد ہو سکتی ہے بظاہر یہ چیز بہت معمولی نظر آتی ہے۔ مگر اس کے نتائج بہت شاندار نکل سکتے ہیں۔

ایک دفعہ یہ رَو چلا کر جب تم سمجھو کہ سب لوگ اسے بھول رہے ہیں۔ تو کچھ عرصہ کے بعد پھر خطوط کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جس سے پھر بیداری پیدا ہو جائیگی۔ اور اس طرح بغیر کسی خرچ اور بغیر کسی قانونی زد میں آنے کے بہت جلد شاندار نتائج مرتب کئے جا سکتے ہیں۔

تیسرا طریق یہ ہے کہ قرآن کریم نے مسلمانوں کو زیادہ بیویاں کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم ایسے ہی موقعہ کے لئے ہے۔ مختلف زمانوں میں بعض احکام کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ یہ حکم اس وقت تھا جبکہ مسلمانوں کی آبادی بہت کم تھی۔ اس لئے حکم دے دیا۔ کہ زیادہ بیویاں کرلو۔ قرآن کریم کی کوئی بات فضول نہیں ہوتی۔ میں نے ابتداء میں اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ ہماری جماعت کے احباب زیادہ بیویاں کریں۔ تاکہ نسل بہت جلد بڑھے۔ مگر افسوس کہ لوگوں نے انصاف ترک کر دیا۔ اور بہت سی الجھنیں پیدا ہو گئیں۔ جس کی وجہ سے میں نے زور دینا چھوڑ دیا۔ لیکن اگر وہ انصاف سے کام لیتے۔ تو آج جماعت کی تعداد دس بارہ لاکھ کے قریب ہوتی

جب قوم پر مصیبت آئے۔ تو ہر قسم کی قربانی کرنی چاہیئے۔ اگر یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ اس وقت ہماری قوم پر مصیبت پڑی ہوئی ہے۔ اور ہم نے اس کو دور کرنا ہے۔ تو زیادہ بیویوں کا کرنا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ بلکہ ہر شخص بآسانی گذران کر سکتا ہے۔

اگر بہار کے مسلمانوں میں غیرت ہوتی۔ اور ہندوؤں سے اپنا مال و متاع بچانا چاہتے۔ اور در بدر پھرنے کی بجائے عزت سے اپنے ملک میں رہنا چاہتے۔ تو ان کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ زیادہ بیویاں کرتے اور اپنی نسل بڑھانے کی فکر میں رہتے۔ آج بھی اگر وہ اس طرف توجہ دیں۔ اور اچھوت ہو یا آدباسی ہر قوم کی عورت کو اپنے نکاح میں لے آویں۔ تو ان کی مصیبت بہت جلد دور ہو سکتی ہے۔ اپنی قوم سے مصیبت ٹالنے کے لئے اگر انہیں خود مصیبت جھیلنی پڑے۔ تو کوئی حرج کی بات نہیں اور وہ دیکھیں گے کہ چند ہی سالوں میں مسلمانوں کی کایا پلٹ جائے گی۔ آج بے شک وہ اقلیت ہیں۔ مگر بہت جلد وہ اکثریت میں ہو جائیں گے۔ اور ہندو جو اپنے مذہب اور قانون کی وجہ سے زیادہ بیویاں نہیں کر سکتے۔ اقلیت میں ہو جائیں گے

منیر احمد وینس

نذر غرباء میں تقسیم ہونی چاہیئے

ماسٹر محمد اسماعیل صاحب احمدی ہیڈ ماسٹر مدرسہ ناظم ڈاکخانہ مانگٹانوالہ ضلع شیخوپورہ نے بذریعہ مکتوب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور کی بیماری کے ایام میں میں نے اپنے دل سے عہد کیا تھا۔ کہ جب میں حضور کو کامل صحت کی حالت میں دیکھوں گا۔ تو میٹھے چاولوں کی دیگ تقسیم کروں گا۔ سو الحمدللہ میری مراد بر آئی۔ آج دیگ پکائی ہے۔ کچھ چاول حضور کی خدمت میں پیش ہیں۔ حضور نے جو جواب تحریر فرمایا۔ وہ افادۂ عام کے لئے درج ذیل ہے۔

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص میں برکت دے۔ مگر ایسی نذر غرباء میں تقسیم ہوتی ہے۔ ہمارا حصہ اس میں نہیں ہو سکتا۔

خاکسار مرزا محمود احمد

نئے ارض و سماء

دنیائے مغرب میں تبلیغِ اسلام

لنڈن مشن کی مساعی

(رپورٹ ماہ اکتوبر ۱۹۴۶ء ازمکرم حافظ قدرت اللہ صاحب از لنڈن)

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ ماہ میں لنڈن اور اس کے علاوہ بعض دیگر شہروں میں فریضہ تبلیغ کو مختلف رنگوں میں سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہاں کی سوسائٹیز اور ایسوسی ایشنز میں شامل ہوکر لوگوں سے تبادلہ خیالات کیا۔ مستشرقین کی مہربانی سے اسلام کے متعلق جو غلط فہمیاں یہاں کے لوگوں میں پیدا ہوگئی ہیں انہیں دور کرنے اور اسلام اور احمدیت کی صحیح تعلیم سے انہیں آگاہ کرنے کی کوشش کی۔ مسلمانوں کے مفاد کے لئے اس ملک میں جس حد تک ہم سے کوشش ہوسکتی تھی وہ بھی عمل میں لائی گئی۔ ان امور کا کسی قدر تفصیلی ذکر امید ہے احباب جماعت کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگا۔

تقسیم ٹریکٹ

لنڈن کے مختلف علاقوں میں ٹریکٹ تقسیم کرنے کا کام حسب معمول عمل میں لایا گیا۔ علاوہ دیگر اوقات میں وقتاً فوقتاً تقسیم کرنے کے ہفتہ میں ایک دن خاص طور پر "یوم التبلیغ" کے رنگ میں اس کام میں صرف کیا۔ اس دفعہ لنڈن کے کوئی تیس مختلف مقامات پر اس کی تقسیم عمل میں آئی۔ ویسٹ اینڈ میں تبلیغ کا خاص پروگرام تھا۔ نیز لنڈن کے مشرق میں سبرب میں (Stains) سٹینز تک پہنچ کر اور راستہ کے مختلف مقامات پر بھی ٹریکٹ تقسیم کئے اور زبانی تبلیغ کی۔ تقسیم کئے جانے والے ٹریکٹ زیادہ تر دو قسم کے تھے۔ ایک تو وہ دوورقہ ٹریکٹ ہے جو "پیغام حضرت مسیح موعودؑ" کے عنوان سے گذشتہ ماہ شائع کیا گیا تھا جس کے پہلے صفحہ پر حضور کا فوٹو ہے۔ اس ٹریکٹ کا مضمون حضور ہی کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ دوسرا ٹریکٹ نیا ہے جو اس ماہ شائع ہوا ہے اس کا عنوان ہے The sign of ... اس ٹریکٹ کا مضمون بھی سارا کا سارا حضور ہی کے الفاظ میں ہے صفحہ کے درمیان میں قبر مسیح کا بلاک فوٹو ہے۔ جو لوگوں کے جاذب نظر ہے۔

خط وکتابت و ترسیل لٹریچر

تبلیغ کے میدان میں جہاں دیگر ذرائع کو اختیار کیا جاتا ہے۔ وہاں اس کا ضروری اور لازمی حصہ خط وکتابت بھی ہے گو بسا اوقات مقامی احباب فون کے ذریعہ سے اس ضرورت کو بآسانی پورا کر سکتے ہیں۔ مگر پھر بھی ایک حصہ ضرور ایسا ہے جس کے لئے خط وکتابت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس ماہ کوئی سوا تین سو کے قریب مشن کی طرف سے خطوط روانہ کئے گئے۔ جو استفسارات کے جوابات اور دیگر متفرق امور کے متعلق تھے۔ پچاس کے قریب تبلیغی کتب بذریعہ ڈاک یا خود ملکر احباب تک پہنچائی گئیں۔ بعض احباب خود مسجد تشریف لائے اور یہاں آکر حاصل کیں۔ نیز بعض بیرونی مشنوں کے مطالبہ پر تبلیغی ٹریکٹ خصوصاً "پیغام حضرت مسیح موعودؑ" آٹھ سو کی تعداد میں ارسال کیا گیا۔ اور اسی طرح مختلف افراد کو بھی وقتاً فوقتاً بذریعہ ڈاک بھیجا جاتا رہا۔

مسجد میں آنے والے احباب

مسجد کو دیکھنے کی غرض سے یا اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے خیال سے لوگوں کی آمد کا سلسلہ کم وبیش روزانہ ہی جاری رہا جن سے تبادلہ خیالات کیا۔ اور اسلام کے متعلق صحیح معلومات انہیں دیں۔ اور پھر ان کی ضرورت کے مطابق انہیں اسلامی لٹریچر بھی دیا جاتا رہا۔ ایسے احباب کی تعداد اس ماہ ۶۵ کے قریب رہی۔ لنڈن یونیورسٹی سے ایک دفعہ مسٹر سمارٹ مسجد دیکھنے اور کچھ معلومات حاصل کرنے کی غرض سے تشریف لائے۔ جن سے دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ تمام آنے والے احباب کی وقت کے مناسب حال چائے یا کھانے وغیرہ کے ذریعہ تواضع بھی کی جاتی رہی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حق کی جستجو رکھنے والوں کو حقیقت کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہائیڈ پارک

عرصہ زیر رپورٹ میں دو۲ دفعہ ہائیڈ پارک جانے کا موقعہ ملا۔ انفرادی تبلیغی گفتگو کے علاوہ تقاریر بھی کی گئیں۔ اور پھر ان کے بعد سوالات و جوابات کے ذریعہ دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

دیگر سوسائٹیز میں شمولیت

گذشتہ ماہ مختلف سوسائٹیز اور لیکچروں میں شامل ہوکر لوگوں تک اپنے خیالات پہنچانے اور ان سے تعارف پیدا کرنے کے مواقع میسر آتے رہے۔ ٹیٹنی لٹریری سوسائٹی جس کے بعض ہم میں سے ممبر بھی ہیں۔ دو دفعہ اس کے اجلاس میں شامل ہوئے۔ ایک موقعہ تین ممبران پارلیمنٹ کی وہاں تقاریر تھیں جس میں تینوں نے اپنی اپنی لیبر۔ لبرل۔ کنزرویٹو کے نقطہ نظر کو پیش کیا۔ اجلاس کے بعد مقررین سے گفتگو کا موقعہ بھی ملا۔ لیبر ممبر نے خاص طور پر محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب سے اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ وہ کبھی ان کی لیبر پارٹی کے اجلاس میں بھی تشریف لائیں۔ اس کے علاوہ مقامی لائبریری کے زیر اہتمام ایک لیکچر اور وانڈزورتھ ٹاؤن ہال میں مسٹر بیون کی تقریر کو بھی سننے کا موقعہ ملا۔ ٹاؤن ہال کے منتظمین کو جب اس امر کا علم ہوا کہ یہ لوگ مسجد سے تشریف لائے ہیں تو انہوں نے خاص طور پر ہمارے ساتھ بہتر سلوک کیا اور ہال میں عمدہ جگہ پر ہمیں بٹھایا۔ اسی طرح ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے اجلاسوں میں شرکت کی۔ Youth for Christian سوسائٹی کالج کمیٹی اور نیز وانڈزورتھ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام دئیے گئے لیکچروں میں بھی شامل ہوکر احباب سے تعارف پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔

انٹرنیشنل فرنڈشپ میں ایک تقریر

انٹرنیشنل فرنڈشپ لیگ کی طرف سے محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد لنڈن کو دعوت موصول ہوئی کہ آپ "اسلام" کے موضوع پر ان کے ہاں آکر تقریر فرمائیں۔ اور اسلام کے متعلق کچھ معلومات انہیں دیں۔ چنانچہ آپ مورخہ ۱۷ کو وہاں تشریف لے گئے۔ اور اس موضوع پر پون گھنٹہ کے قریب تقریر کی۔ تقریر کے بعد سامعین کو موقعہ دیا گیا کہ وہ اگر کچھ مزید استفسار کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ بعض احباب نے کچھ سوالات کئے۔ جن کے مناسب جواب دئیے گئے۔ ایک دوست نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ جنگ کے متعلق کشوف اور رویا کو جس کا لیکچر میں اختصار کے ساتھ ذکر آیا تھا کسی قدر وضاحت اور تفصیل سے معلوم کرنے کی خواہش ظاہر کی جس کے جواب میں محترم چوہدری صاحب نے حضور کے بعض واضح کشوف اور رویا بیان فرمائے۔ جسے ممبران نے نہایت دلچسپی کے ساتھ سنا۔ آخر پر سوسائٹی کے ممبران کو مسجد آنے کی دعوت بھی ہماری طرف سے دی گئی۔ جسے انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔ اور آمد کے لئے وقت کی تعیین کے متعلق بعد میں اطلاع دینے کو کہا۔ ... ان سوسائٹیز کے علاوہ طلباء کی بعض قیام گاہوں مثلاً کالونیل ہوسٹل اور انٹرنیشنل لنگویجز کلب میں جانے کے مواقع بھی ملے۔ جہاں مختلف ممالک کے طلباء سے راہ ورسم پیدا کرنے کا بھی اتفاق ہوا۔ سلسلہ گفتگو میں مختلف امور زیر بحث آئے۔ اور ان کے متعلق صحیح اسلامی نظریہ سے انہیں آگاہ کیا۔ بعض سنجیدہ طلبہ کو مسجد آنے کی دعوت بھی دی گئی جسے قبول کرتے ہوئے بعض ان میں سے پھر مسجد بھی تشریف لائے۔

بعض تقاریب

کچھ عجیب اتفاق ہے کہ اس ماہ خاص طور پر متعدد مواقع اپنے مجاہد بھائیوں یا دیگر احباب کو الوداع کہنے کے ہمیں پیش آئے۔ مورخہ یکم کو صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب قادیان کیلئے روانہ ہوئے۔ انہیں الوداع کہنے کے لئے واقفین اور جماعت کے بعض دیگر احباب بھی رائل البرٹ ڈاک تک گئے اور دعا کے ساتھ انہیں رخصت کیا۔

ہمارے سوئٹزرلینڈ جانے والے مجاہدین کی روانگی ۱۰ اکتوبر کو تھی۔ ان کی خدمت میں مورخہ ۷ کو جماعت احمدیہ انگلستان اور لنڈن مشن کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس میں جماعت کے علاوہ بعض دیگر احباب بھی مدعو تھے۔ اپنے بھائیوں کو الوداع کہنے کے لئے وکٹوریہ سٹیشن پر پہنچ کر دعا کے ساتھ انہیں رخصت کیا۔

مورخہ ۱۲ کو ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب جنہوں نے ساؤتھ افریقہ میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے لئے اپنی خدمات

حضرت امیر المومنین کے حضور پیش کی ہیں۔ ساؤتھ افریقہ کو روانہ ہوئے۔ انہیں واٹرلو اسٹیشن پر احباب نے دعا کے ساتھ رخصت کیا۔

مورخہ ۲۴ کو محترم جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ہندوستان کے لئے روانہ ہوئے۔ انہیں وکٹوریہ فضائی سٹیشن پر ۱۰ رفقین الوداع کہنے گئے۔ اور دعا کے ساتھ آپ کو الوداع کہا۔ آپ نے جتنا عرصہ بھی یہاں قیام فرمایا۔ سلسلہ کے امور میں گہری دلچسپی کے ساتھ حصہ لیتے رہے۔ اور اپنے مفید معلومات اور تجربہ سے ہمیں مستفید فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ آپ کی عمر میں برکت دے اور آپ کے وجود کو سلسلہ کے لئے مفید سے مفید تر بنائے۔ آمین۔

چوہدری غلام رسول صاحب مبلغ جنوبی امریکہ کی آمد

جہاں اس ماہ ہمیں اپنے بعض احباب کو الوداع کہنا پڑا۔ وہاں اپنے بعض بھائیوں کے استقبال کے بھی مواقع میسر آئے۔ چنانچہ مورخہ ۲۷ کو چوہدری غلام رسول صاحب جنوبی امریکہ جانے کے لئے انگلستان وارد ہوئے۔ آپ کا استقبال پوسٹن سٹیشن پر احباب نے کیا۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ آپ کا تمام سفر بخیر و خوبی طے ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ آپ کو منزل مقصود پر پہنچنے اور پھر وہاں پر کامیابی کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

ان کے علاوہ اس ماہ ہمارے دو احمدی نوجوان بھی تعلیم کی غرض سے انگلستان تشریف لائے۔ جن میں سے ایک برادرم عبدالحمید صاحب تو لندن میں ہی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور دوسرے دوست برادرم محترم عبد السلام صاحب (آف جھنگ) جنہوں نے میٹرک اور بی۔ اے میں پنجاب یونیورسٹی میں نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اور اب ایم۔ اے میں بھی یونیورسٹی میں فرسٹ آئے ہیں۔ کیمرج یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں یہاں بھی نمایاں کامیابی عطا فرماوے۔ آمین

انگلستان کے دیگر شہروں میں تبلیغ

لندن مشن کی مجوزہ سکیم کے مطابق کہ قریب کے مختلف شہروں میں تبلیغی وفد بھیجے جائیں۔ جو صبح یہاں سے روانہ ہوں اور سارا دن وہاں تبلیغ پر صرف کر کے شام کو واپس آئیں۔ اس سکیم کے مطابق ۴ شہروں میں اس دفعہ تبلیغ کا موقعہ ملا۔

ریڈنگ

یہ شہر لندن سے کوئی ۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور آبادی ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے۔ اس میں پہلے بھی اسی رنگ میں تبلیغ کی جا چکی ہے۔ اس دفعہ پھر ۴ افراد پر مشتمل ایک وفد جس میں جماعت کے ایک مخلص دوست محترم عبد العزیز صاحب بھی شامل تھے۔ بلکہ اس دفعہ کے تبلیغ کے اخراجات بھی انہوں نے ہی اپنی خوشی سے ادا کئے۔ ریڈنگ میں سارے شہر میں بازاروں کے اندر گرجوں کے سامنے اور گھروں کے لیٹر بکسوں میں ڈالنے کے ذریعہ ٹریکٹوں کو تقسیم کیا گیا۔ گفتگو کے جو مواقع میسر آئے۔ انہیں پوری طرح استعمال کیا۔ دو پادریوں سے خاص طور پر گفتگو ہوئی۔ جس میں ہر دو دفعہ آخر پر انہیں لاجواب ہی پایا۔ سالویشن آرمی کے پروگرام کو بھی سنا۔ اور بعض سے گفتگو کرنے اور اپنے خیالات پہنچانے کا بھی موقعہ ملا۔

آکسفورڈ

دوسرا تبلیغی وفد آکسفورڈ میں تبلیغ کے لئے گیا۔ شہر کے مختلف حصوں میں کالج اور ہوسٹل کے سامنے ٹریکٹ تقسیم کرنے کا موقع ملا۔ بعض طلبار سے گفتگو کا بھی اتفاق ہوا۔ جس میں انہوں نے خاص طور پر دلچسپی لی۔ دو طلبار نے بذریعہ ڈاک بعض باتوں کے متعلق پوچھا۔ جن کا جواب انہیں ارسال کیا گیا۔ ایک پادری سے خاص طور پر گفتگو ہوئی۔ اور اسے ایک کتاب بھی پڑھنے کے لئے دی۔ ایک کھلی جگہ پر تقریر کرنے کا پروگرام بھی تھا۔ اس کے لئے اجازت بھی حاصل کی جا چکی تھی۔ مگر موسم کی خرابی پروگرام میں روک بنی رہی

رام فرڈ اور مانچسٹر

تیسرا وفد رام فرڈ Ram Ford کے علاقہ میں جو لندن سے کوئی بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ گیا اور اسی طرح مانچسٹر میں بھی تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ ٹریکٹوں کے علاوہ زبانی گفتگو کے بعض مواقع سے فائدہ حاصل کیا گیا۔ نیز ان علاقوں میں تبلیغ کو مفید تر بنانے کے لئے معلومات بھی حاصل کی گئیں۔

مسلمانوں کے مفاد کے لئے ہماری کوشش

آج کل مسلمان جس نازک دور میں سے گزر رہے ہیں۔ وہ کسی پر مخفی نہیں۔ مسلمانوں کے مفاد کے لئے ہماری جماعت اس ملک میں جو کوشش کر سکتی تھی۔ اس سے دریغ نہیں کیا گیا۔ بعض لیڈروں اور ممبران پارلیمنٹ سے خود مل کر مسلمانوں کی آواز کو ان تک پہنچایا۔ ہندوستان میں جو ناروا سلوک مسلمانوں کے ساتھ روا رکھا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق پہلے بھی متعدد مرتبہ عمائدین سلطنت ممبران پارلیمنٹ۔ ہوس آف لارڈز کے ممبران۔ یہاں کے پریس اور نیوز ایجنسیز کو آگاہ کیا گیا۔ اور مسلمانوں کے جائز مطالبات کو ان کے سامنے رکھا گیا۔ اس ماہ پھر نیشنل لیگ کی لندن برانچ کی طرف سے ایک مضمون جس میں مسلمانوں کی پوزیشن کو صحیح رنگ میں بیان کیا گیا تھا۔ بذریعہ ڈاک ساڑھے اٹھارہ سو کی تعداد میں ذمہ وار اراکین تک پہنچایا۔ چنانچہ اس کے جواب میں بعض ممبران پارلیمنٹ اور لارڈز کی طرف سے امید افزا جواب بھی موصول ہوئے۔ اور انہوں نے اس بارہ میں امداد کا وعدہ فرمایا۔

بیعت

الحمد للہ کہ اس ماہ ایک جرمن قیدی ہرارک کنزا Herr Erich Khanze ( ) جو آجکل انگلستان میں ہیں۔ احمدیت قبول کر کے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ان کے متعلق الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں تفصیلی نوٹ تحریر کیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان لوگوں کے ایمان۔ عرفان اور ان کے اخلاص میں برکت دے۔ جو اس روحانی چشمہ سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ اور وہ جو ابھی اس چشمہ کی تلاش میں ہیں۔ انہیں اس حقیقت کو سمجھنے اور پھر جرأت کے ساتھ اس سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

ٹریکٹ ست بچن گورمکھی سکھ ودوانوں کی نظر میں

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے کشوف اور ہدایات کے پیش نظر پچھلے سال سے سکھ دوستوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے گورمکھی میں سہ ماہی ٹریکٹوں کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ اس وقت تک اس کے چار نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ خدا کے فضل سے ان ٹریکٹوں کو سکھوں کے اہل علم طبقہ نے بہت سراہا ہے۔ چنانچہ ایک مشہور ودوان سردار دھرما نند سنگھ صاحب سابق پرنسپل خالصہ پرچارک ودیالیہ ترن تارن (چیف خالصہ دیوان) اور سابق پرنسپل سکھ شہید مشنری کالج امرتسر (شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی) نے اپنی چٹھی مورخہ ۴۶/۱۲/۱۹ میں ست بچن ٹریکٹ کے چوتھے نمبر کے متعلق جو دسمبر ۱۹۴۶ء میں شائع کیا گیا ہے۔ اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:-

"آپ بہت قابل تعریف کام کر رہے ہیں۔ سکھوں کی آئندہ نسلیں آپ کی ممنون ہوں گی۔ میں ایمان سے کہتا ہوں۔ کہ میرے علم میں ایسا کوئی سکھ ودوان نہیں۔ جس نے اس قدر تحقیق اور گہری نظر سے گورو گرنتھ صاحب کے اس کٹھن (مشکل) شبد کا مطالعہ کیا ہو۔ جسکی تشریح آپ نے "ہور بھی اُکھ سی مرد کا چیلہ" نام کے ٹریکٹ میں کی ہے۔ آپ کو آفرین بصد آفرین ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپنے اس مضمون کے بقیہ حصہ میں کیا لکھنا ہے۔ لیکن میں اطمینان سے کہتا ہوں۔ کہ آپ نے اس حصہ میں جو کچھ لکھا ہے۔ میں اس سے ہر پہلو سے متفق ہوں۔"

اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ گورمکھی کے یہ ٹریکٹ سکھ دوستوں کے اہل علم طبقہ میں قبولیت حاصل کر رہے ہیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے بڑھتی ہوئی تبلیغی ضروریات کے پیش نظر ان ٹریکٹوں کی ماہوار اشاعت کا فیصلہ کیا ہے۔ اسکی سالانہ قیمت -/۴ روپے مقرر کی گئی ہے۔ احباب جماعت کو اسکی خریداری کی طرف توجہ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خواہش ہے کہ ان ٹریکٹوں کی اشاعت دس بارہ ہزار سے کم نہ ہو۔ ان ٹریکٹوں کے ذریعہ انشاءاللہ آئندہ تفسیر کبیر کا گورمکھی ترجمہ بھی باقاعدہ شائع ہوا کرے گا۔ احباب ان ٹریکٹوں کو سکھ دوستوں کے نام جاری کروا کر اور ان کو خریداری کی تحریک کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جود وست یا ...

(خاکسار عباد اللہ گیانی قادیان دارالامان)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۲۲۶:۔ منکہ احسان اللہ خاں ولد عبدالحق خاں صاحب مرحوم سکنہ جنڈیال افغاناں ڈاکخانہ خاص تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کا ہوں۔ تاریخ بیعت ۱۰ جنوری ۲۵ء عمر ۲۳ سال پیشہ ملازمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲ دسمبر ۴۵ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری زمین قریباً ۱۲ بیگھہ ہے جس کی قیمت اندازاً اسوقت ۱۵۰۰/- روپے ہوگی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میری ماہوار تنخواہ بصورت ملازمت ملٹری مبلغ ۹۱/- روپے مع الاؤنس ہے لہذا میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اگر اس کے علاوہ میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ احسان اللہ خاں رخصتی حال وارد قادیان۔ ۳-۱۲-۴۶
37976. L. S. of A. F. T. T.
R. A. F. Hakim Pet.
Secunderabad (D.N.)

گواہ شد:۔ منشی خاں مبلغ مقامی تبلیغ قادیان۔ گواہ شد:۔ مرزا احمد رمضان داروغہ مہمانخانہ قادیان۔ گواہ شد:۔ فضل دین احمدی بنگوی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر حال وارد قادیان۔

نمبر ۹۱۲۷:۔ منکہ بشیر احمد ولد سید احمد قوم سید پیشہ طالبعلم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ساتان کولم ڈاکخانہ خاص ضلع تنانوالی صوبہ مدراس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا جیب خرچ ۱۵/- روپیہ ماہوار بنتا ہے۔ جو مجھے والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اگر کوئی اور جائیداد پیدا کرونگا۔ تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد: A. K. Bashir Ahmad
Anjaman Ahmadia
Satankulam P.O.
Dist. Tinnevely

گواہ شد: محمد دین سکنہ بھینی بانگر متصل قادیان۔ گواہ شد:۔ سعید علی ساتان کولم تنانوالی مدراس

نمبر ۹۱۲۸:۔ منکہ محمد یوسف ولد محمد یامین صاحب قوم راجپوت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں میرے پاس صرف ۳۱۵/- روپے نقد ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر آئندہ کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا میری موت کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ محمد یوسف گواہ شد: محمد یامین تاجر کتب۔ گواہ شد:۔ حشمت اللہ خاں دارالعلوم۔

نمبر ۹۱۲۲:۔ منکہ مرزا عبداللہ جان ولد مرزا غلام رسول صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۵½ سال پیدائشی احمدی ساکن پشاور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد ۳۲۵/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا ہوں گا۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ مرزا عبداللہ جان۔ پی۔ سی۔ ایس سب جج پشاور۔ گواہ شد:۔ بشارت الرحمٰن لیکچرار تعلیم الاسلام کالج قادیان۔ گواہ شد مرزا عبدالرحمٰن ڈپٹی اکونٹنٹ پشاور

نمبر ۹۱۲۸:۔ منکہ عبدالقادر ولد عبدالرسول صاحب مرحوم عمر ۳۴ سال قوم شیخ بیعت ۱۹۳۲ء پیشہ تاجر بیڑی ساکن چنتہ کنٹہ خورد علاقہ سمستان امرچنتہ ضلع محبوب نگر حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کارخانہ اعظم مالک بیڑی میں مبلغ دس ہزار روپیہ عثمانیہ بغرض تجارت میں نے شریک کیا ہوا ہے۔ ایک قطعہ امکان واقعہ چنتہ کنٹہ خورد قیمتی مبلغ ۲۰۰/- سکہ عثمانیہ کا ہے۔ جس میں میرا ½ حصہ ہے ایک قطعہ اراضی موروثی خشکی نمبر ۱۷ ایکڑ جس کی قیمت ۲۰۰۰/- روپیہ عثمانیہ ہے۔ جس میں سے ½ حصہ میرا ہے۔ ایک دوکان مشترکہ پارچہ میرے اور ہر دو برادران مذکور کے سرمایہ سے قائم ہے۔ جسمیں میرا سرمایہ صرف مبلغ چھ سو روپیہ عثمانیہ شریک ہے۔ میں اس مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور میرے مرنے کے وقت اگر اس جائیداد کے علاوہ بھی کوئی جائیداد پیدا یا ثابت ہو۔ تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ مجھے عہ روپے ماہانہ تنخواہ ملا کرتی ہے۔ میں اس آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بھی وصیت میں دیا کرونگا۔

العبد:۔ عبدالقادر بقلم خود موصی۔ گواہ شد:۔ راج محمد برادر موصی۔ گواہ شد:۔ خواجہ حسین برادر موصی

نمبر ۹۰۲۴:۔ منکہ نواب علی ولد کرم دین صاحب قوم منجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن موضع جھکے ڈاکخانہ جھپورانوالی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد ایک خام مکان ہے۔ قیمتی ۱۲۰/- روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۲۹/- روپے ہے۔ لیکن سردست ۲۲/- روپے ملتے ہیں۔ بقیہ کا حساب عندالضرورت یا فارغ ہونے پر ہوا کرتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے پر جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ نواب علی نائک ۲۱۵ گیریزن کمپنی ۱۵ پنجاب رجمنٹ پلاٹون ۲ معرفت ۱۰ اے پی او انڈیا کمانڈ گواہ شد محمد منشی محمد علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: ناصر احمد حال رانچی۔

نمبر ۹۵۸۵:۔ منکہ برکت بی بی زوجہ جلال الدین خاں صاحب قوم راجپوت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پھگلانہ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ حق مہر ۱۰۰/- روپیہ خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیورات طلائی تین تولہ زیور چاندی بند چوڑیاں قیمتی ۳۰/- روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ برکت بی بی زوجہ جلال الدین نشان انگوٹھا۔
گواہ شد۔ جلال الدین خاں خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: غلام علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پھگلانہ
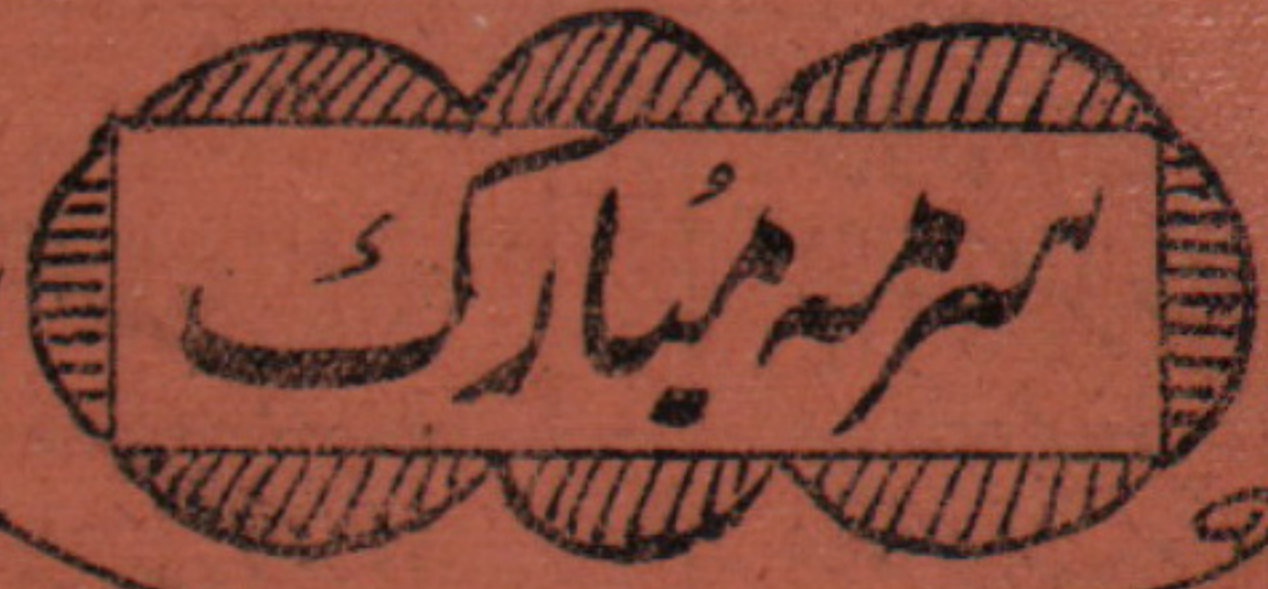
سرمہ مبارک

کے استعمال سے خارش جاتی رہی

جناب مرزا احمد بیگ صاحب ریٹائرڈ انکم ٹیکس آفیسر و قائم مقام ناظر ضیافت تحریر فرماتے ہیں۔

میری لڑکی کی آنکھوں میں خارش رہتی تھی۔ سرمہ مبارک دواخانہ نورالدین پانچ روز آنکھوں میں ڈالا جس سے خارش جاتی رہی۔ اور آنکھوں کو فائدہ پہنچا۔ الحمد للہ۔ خاکسار: مرزا احمد بیگ

سرمہ مبارک فی تولہ ۲½ روپے

سرمہ مبارک جملہ امراض چشم کیلئے بیحد مفید ہے

ملنے کا پتہ: دواخانہ نورالدین قادیان

تبلیغ کی ایک آسان راہ

جو دوست خواہ احمدی ہوں یا غیر احمدی کسی نہ کسی سبب سے خود تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اور اسلام کا یہ اہم فرض بھی ادا کرنا چاہتے ہوں۔ وہ ہم کو ان لوگوں کے پتے روانہ فرمائیں۔ جن کو وہ تبلیغ کرنا چاہتے ہوں اور ہر پتہ کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ روانہ کریں۔ ہم ان کو براہ راست اردو و انگریزی تبلیغی ٹریکٹ ارسال کریں گے۔ اگر وہ پتہ روانہ نہیں کر سکتے۔ تو جس قدر رقم تبلیغ کے لئے خرچ کرنا چاہتے ہوں۔ خواہ ایک ہی روپیہ ہو ہم کو روانہ فرمائیں ہم اسکے عوض اپنے بیرونی مشنوں کو رعایتی قیمت سے مناسب لٹریچر بذریعہ رجسٹری روانہ کرتے رہینگے جس کی وہاں اشد ضرورت ہے۔ اور جو احباب اس تبلیغی سکیم میں حصہ لیں گے۔ ان کے نام اور انکی رقم کی فہرست حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں برائے دعا پیش کیجائیگی (انشاء اللہ)۔

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن!

ایک نیک تحریک

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے ساتھ میں احباب جماعت کی خدمت میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و علوشان کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر دوست کبھی صرف اللہ یا خدا نہ لکھے بلکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کے الفاظ استعمال کرے۔ اور اپنے اپنے حلقہ احباب میں بھی اس تحریک کو عام کریں۔

طالب دعا: خاکسار: **سراج الدین ڈیرہ دون**

اعلان نکاح

میری دختر اختر اسلام کا نکاح حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب نے شیخ محمد سعید ولد شیخ محمد حسین صاحب ساکن قادیان کے ساتھ بعوض مبلغ پانچہزار روپیہ حق مہر مسجد مبارک میں مورخہ ۳۰/۱۲/۴۶ کو پڑھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد ابراہیم احمدی پوسٹماسٹر رختی محلہ دارالعلوم قادیان

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ ککرول نظر کی کمزوری چیپ وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور بہر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔

قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ عمہ تین ماشہ ۱۲ ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

اعلان نکاح

میری دختر رشیدہ بیگم کا نکاح حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے عنایت اللہ خاں ولد ڈاکٹر نعمت اللہ خاں ساکن قادیان کے ساتھ بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر مسجد مبارک میں مورخہ ۳۰/۱۲/۴۶ کو پڑھا احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: شیخ محمد حسین محلہ دارالعلوم قادیان

خط و کتابت کرتے ہوئے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ مینیجر

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

نئی دہلی ۳ جنوری۔ انڈین سائنس کانگرس کے سالانہ اجلاس میں شریک ہونے کے لئے روسی سائنسدانوں کا ایک وفد نئی دہلی پہنچ گیا۔ یہ اجلاس آج شروع ہو رہا ہے۔

نئی دہلی ۳ جنوری۔ گورنر بہار کی ایگزیکٹیو کونسل کے ڈپٹی چیئرمین نئی دہلی پہنچ گئے۔ آج شام آپ کو سرکاری طور پر ڈنر دیا جا رہا ہے۔

کراچی ۳ جنوری۔ مسٹر محمد علی جناح صحت یاب ہو گئے ہیں۔ آج شام کو آپ کی قیام گاہ پر سندھ اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ آپ اس میں شریک ہوں گے اور مناسب ہدایات دیں گے۔ اس اجلاس میں پارٹی لیڈر۔ وزراء اور پارلیمنٹری سیکرٹریوں کے انتخاب کرنے کے علاوہ پارٹی کی آئندہ پالیسی اور پروگرام پر بھی غور کیا جائے گا۔

سری رامپور ۳ جنوری۔ گاندھی جی نے نواکھلی کے علاقہ کا پیدل دورہ شروع کر دیا ہے۔ آپ کل صبح سات بجے روانہ ہوئے اور ۹ بجے ایک مقام چنڈی پور میں پہنچے وہاں ہندوؤں مسلمانوں نے آپ کا استقبال کیا۔ بعض مسلمانوں نے تحفۃً پھل پیش کئے۔

کراچی ۳ جنوری۔ سندھ کانگرس کمیٹی کی طرف سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں نیشنلسٹ مسلمانوں کی یہ شکایت پیش کی گئی ہے کہ انتخابات میں سرکاری مداخلت کی گئی ہے۔ بیان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس شکایت کی آزادانہ طور پر تحقیقات کی جائے۔

کراچی ۳ جنوری۔ ٹرکی اور ارجنٹائن سے پندرہ ہزار ٹن اناج پہنچ گیا ہے۔ گذشتہ تین دنوں میں ٹرکی اور ارجنٹائن سے چار جہاز تیس ہزار ٹن اناج لے کر کراچی پہنچ گئے ہیں۔

لاہور ۲ جنوری۔ ارجہ کی انڈیا لیگ کے صدر مسٹر جے۔ جے سنگھ نے ایک بیان میں کہا کہ کانگرس کو وزارتی مشن کا ۱۶ مئی والا بیان برطانوی گورنمنٹ کے ۶ دسمبر والے وضاحتی بیان سمیت من وعن قبول کر لینا چاہئے کیونکہ کانگرس نے اس وقت جو رویہ اختیار کر رکھا ہے اس کی وجہ سے ملک کی آزادی میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ اور [illegible] کانگرس کے خلاف

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ہو رہی ہے۔

دہلی ۲ جنوری۔ آج صبح لارڈ اردن سابق وائسرائے ہند کے بت کا حلیہ بگاڑا ہوا پایا گیا۔ بت پر سرخ رنگ کیا ہوا تھا۔ ایک دفعہ پہلے بھی ایسا کیا جا چکا ہے۔

دہلی ۲ جنوری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عمل کا اجلاس ماہ جنوری کے تیسرے ہفتہ تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ قطعی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

لنڈن ۲ جنوری۔ ۲۱ جنوری کو برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے فلسطینی کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا گیا ہے۔ گو اس کانفرنس کی تیاری ہو رہی ہے۔ لیکن آخری مرحلہ تک یہ امر غیر یقینی رہے گا کہ یہودی اور عرب کانفرنس میں شرکت کریں گے یا نہیں۔

الہ آباد ۲ جنوری۔ کل دن بھر شہر میں امن رہا۔ لیکن رات کو لوٹ مار کی دو وارداتیں ہو گئیں۔

بیت المقدس ۲ جنوری۔ فلسطین کے ہائی کمشنر ہوائی جہاز کے ذریعے لنڈن روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں آپ مسٹر آرتھر وزیر نوآبادیات سے ملاقات کریں گے۔ یہودیوں کی دہشت پسندی کے از سر نو شروع ہونے پر بھی غور کیا جائے گا۔ یہودیوں کے خفیہ ریڈیو نے ہائی کمشنر کی روانگی کے بعد اعلان کیا ہے کہ برطانوی فوجی ٹرانسپورٹ پر رات کے وقت حملوں کا سلسلہ از سر نو شروع کر دیا جائے گا۔

استنبول ۲ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ میثاق سونٹرلو پر دستخط کرنے والے ممالک کی ایک کانفرنس ماہ مارچ میں اتحادی وزرائے خارجہ کی میٹنگ سے قبل منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس میں معاہدہ میں ترمیم کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔

لاہور ۲ جنوری۔ بیگم میاں بشیر احمد صدر پنجاب ویمن مسلم لیگ نے خرابی صحت کی بنا پر اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے۔

جموں ۲ جنوری۔ کشمیر میں ماہ بہال کے علاقہ میں وقت گہری برف باری ہوئی ہے وادی میں اس کی گہرائی ۱۸ انچ سے لے کر ۶۰ انچ تک ہے۔ درجہ حرارت ۲۴ درجہ نیچے گر چکا ہے۔

لاہور ۲ جنوری۔ ملک فیروز خاں نون نے مغربی پنجاب کے دورے کے بعد ایک بیان میں کہا۔ مسلمانوں کو گندم حاصل کرنے میں سخت دقت کا سامنا ہے۔ بعض علاقوں میں وہ مجبوراً بلیک مارکیٹ سے بیس روپیہ فی من کے حساب گندم خرید رہے ہیں۔ کئی علاقوں میں لوگ چنے اور باجرہ کھا کر گذارہ کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا مسلمانوں کا اس طرح اقتصادی طور پر بائیکاٹ کرنا خطرناک نتائج پیدا کرے گا۔ حکومت کو فوری طور پر اس سلسلے میں کارروائی کرنی چاہئے۔ خوراک کی تقسیم پر کڑی نگرانی کرنے اور بلیک مارکیٹ کرنے والوں کو سخت سزا دینے کے علاوہ حکومت کو چاہئے کہ دیہاتی علاقوں میں مسلمانوں کو لائسنس دے تاکہ وہ غلہ کی دوکانیں کھول سکیں۔

واشنگٹن ۲ جنوری۔ امریکن ہوائی فوجوں کے مرکز سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ کی ایئر فورس اور برطانیہ کی ایئر فورس میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے ماتحت دونوں ہوائی فوجوں میں زمانہ امن میں اس قسم کا تعاون جاری رہے گا۔ جو زمانہ جنگ میں ہوتا تھا۔

لائلپور ۲ جنوری۔ گندم دڑہ ۰/۱۰/۹ گندم فارم ۰/۱۴/۹۔ گڑ میا ۰/۸/۱۸ تا ۰/۰/۲۰۔ شکر بی ۰/۰/۲۱ تا ۰/۰/۲۵ گھی دیسی ۰/۰/۱۹۲

لنڈن ۲ جنوری۔ برطانوی دفتر خارجہ نے اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ آئندہ موسم بہار میں برطانیہ اور امریکہ کے درمیان ایک اقتصادی فوجی اور مالی معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے

قاہرہ ۲ جنوری۔ ایم نقراشی پاشا وزیر اعظم مصر نے ایک بیان میں کہا سوڈان کو گورنر جنرل کے تازہ بیان کے نتیجہ میں برطانیہ اور مصر کے تعلقات بد سے بدتر ہو گئے ہیں۔

حیدر آباد ۲ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حیدر آباد دکن میں طاعون کے ۱۰۵ کیس ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ۴۲ اشخاص وفات پا گئے۔ ریاست کے سرحدی دیہات میں بھی متعدد کیس ہو چکے ہیں۔

صاحبزادہ میاں عباس احمد صاحب انگلستان پہنچ گئے

لنڈن ۳۰ دسمبر جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ صاحبزادہ میاں عباس احمد صاحب بخیر و عافیت آج یہاں پہنچ گئے۔ الحمد للہ! ہم اپنے واقف بھائی کے ورود پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نواسے کے وجود سے شرفیاب ہونے کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔

لاہور ۲ جنوری۔ حکومت پنجاب کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ووٹروں کی نئی فہرستیں ۵ جنوری کو شائع ہو جائیں گی۔ ان فہرستوں کے متعلق عذرداریاں ۲۰ جنوری سے قبل حکومت کو بھیج دی جانی چاہئیں۔

امرتسر ۲ جنوری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ گیانی کرتار سنگھ کو شرومنی اکالی دل کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔ آپ کے مدمقابل نے اپنا نام واپس لے لیا ہے۔

کلکتہ ۲ جنوری۔ بنگال کے وزیر تعلیم نے یہ اعلان کیا ہے کہ بنگال کی وزارت نے فیصلہ کیا ہے کہ مسلمانوں کی پسماندہ حالت کے پیش نظر ہر سال غریب مسلم طلبا کے لئے دس لاکھ روپے سالانہ خرچ کئے جائیں۔

درخواست دعاء

خاکسار پر ۲۷ مقدمات فوجداری عرصہ قریباً دو سال سے لائلپور میں چل رہے ہیں۔ ان میں ۱۲ مقدمات میں ۱۰۷ گواہان کی شہادت استغاثہ ہو چکی ہے اب ۲۴/۱ تا ۲۴/۳ کو بقایا گواہان کی شہادت قلمبند ہوگی۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی دشمن کے حسد سے محفوظ فرمائے۔ خاکسار محمد عظیم باجوہ نائب تحصیلدار